Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

التاریخ 08/12/2016 حوالہ ....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کی وضاحتی تحریر اور دار العلوم کا جوابی خط

مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے دار العلوم دیوبند کے متفقہ موقف کے جواب میں جو وضاحتی تحریر موصول ہوئی تھی دار العلوم دیوبند نے اس پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے متفقہ موقف جاری کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کی اطلاع مولانا محمد سعد صاحب کو بھی بذریعہ خط کردی گئی تھی۔ وضاحتی تحریر اور خط کی اشاعت مناسب نہیں سمجھی گئی لیکن اب جب کہ نظام الدین کے بعض ذمہ داران کی طرف سے ایک تمہید کے ساتھ وضاحتی تحریر عام کردی گئی تو اس خط کی اشاعت بھی ضروری ہوگئی جس میں دار العلوم نے اپنی بے اطمینانی کی سردست کچھ تفصیل درج کی تھی تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہوسکے کہ دار العلوم کی بے اطمینانی کی بنیاد کیا تھی اور مولانا کے رجوع کی کیا حیثیت تھی؟

ذیل میں مولانا محمد سعد صاحب کی وضاحتی تحریر اور دار العلوم کا خط شائع کیا جارہا ہے، اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مزید تفصیل بعد میں شائع کی جائے گی۔

والسلام

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ
مہتمم دار العلوم دیوبند
۱۴۳۸/۳/۸ھ

مولانا محمد سعد صاحب کی وضاحتی تحریر پر دار العلوم کا جوابی خط

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ..........................

التاریخ..........................

جناب مولانا محمد سعد صاحب وفقنا اللہ وایاکم لما تحبہ وترضاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت خواہ بحمدہ تعالی بعافیت ہے۔

تحریر طلب امر یہ ہے کہ آنجناب کا مرسلہ مکتوب پڑھ کر مسرت ہوئی، کیونکہ ہماری سعادت مندی کا تقاضا یہی ہے کہ اگر ہم سے اللہ رب العزت کے پسندیدہ دین کے احکام میں یا اُن کے منتخب و برگزیدہ شخصیات علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں بھول چوک سے کوئی خطا سرزد ہو جائے، تو تنبہ پر بغیر کسی تاخیر کے اس سے رجوع اور اُس کے ناگوار اثرات کے تدارک کی مخلصانہ کوشش کی جائے، آپ کے مرسلہ گرامی نامہ کے ابتدائی حصہ سے بظاہر یہی تاثر ہوتا ہے، جو بلاشبہ قابلِ قدر ہے؛ لیکن خط کے آخری حصہ سے یہ تاثر ختم ہو جاتا ہے۔

کیونکہ خط کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ "امور سطور بالا" کے بالمقابل قدیم بیانات میں احقر کی کسی چوک یا زبان کی بے احتیاطی یا بیان کے وقت تمام حکمتوں اور مصلحتوں کے احاطہ نہ ہونے کی وجہ سے اظہار خیال میں جو کوتاہی ہوئی، اس سے آپ جیسے عالمی، دینی مرکز کے اہم ذمہ دار حضرات کو احقر و اس کے ساتھیوں کے افکار و خیالات، موقف و مسلک میں کسی قسم کی جو بدگمانی ہوئی ہے، احقر اس کو نہایت افسوس ناک اور دعوت و تبلیغ والے مبارک عمل اور اس کے مرکز کے ساتھ عدم تعاون سمجھتا ہے" (بلفظہ)

اس سلسلے میں عرض ہے کہ اولاً تو دار العلوم/دیوبند کے موقف کی بنیاد آپ کے صرف پرانے بیانات نہیں ہیں؛ بلکہ ماضی قریب کے بیانات بھی ہیں؛ بلکہ ایک اقتباس کے کچھ اجزاء کو چھوڑ کر باقی اقتباسات قریبی وقت کے ہیں۔ ثانیاً آپ کے حالیہ بیانات میں مدارس، علماء اور اہل اللہ سے قربت کی ترغیب تو دی گئی ہے؛ لیکن قابل اشکال باتوں سے رجوع یا اُن کی تردید کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ کے مراسلہ کا آخری اور اختتامی حصہ صاف بتا رہا ہے کہ آپ کے نزدیک دار العلوم/دیوبند کا یہ فتوی (جس کے پیش نظر یہ طویل مکتوب ارسال کیا گیا ہے) بدگمانی اور دعوت و تبلیغ کے کام اور اُس کے مرکز کے ساتھ عدم تعاون کے جذبہ سے مرتب کیا گیا ہے، آنجناب کا یہ وہم و خیال یکسر نادرست اور غلط ہے، فتاوے بدگمانی کی بنیاد پر نہیں؛ بلکہ بیان شریعت کے لیے جاری کیے جاتے ہیں، پھر آنجناب کو یہ ضرور معلوم ہوگا کہ "سوء ظن اور بدگمانی"، علمی و شرعی اعتبار سے اُس ظن و گمان کو کہا جاتا ہے، جو قرائن و امارات و علامات کے بغیر قائم کیا جاتا ہے، جس ظن و گمان کی بنیاد قرینہ و امارت و علامت پر ہو، اسے سوء ظنی اور بدگمانی سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا ہے، علاوہ ازایں دار العلوم دیوبند کا یہ فتوی اور موقف تو آپ کی صریح اور غیر محتمل عبارتوں پر مبنی ہے، تو اسے بدگمانی پر محمول کرنا بجائے خود یک گونہ بدظنی ہے۔

بایں ہمہ چونکہ آپ ملک کے ایک نہایت معروف علمی و دینی خاندان کے ایک فرد ہیں، پھر دعوت و تبلیغ سے آپ کی پشتینی وابستگی ہے، اس کے پیش نظر اس فتوی میں آنجناب کے ساتھ حسن ظن کے پہلو کو راجح رکھا گیا ہے؛ مگر وائے افسوس کہ آپ اسے بھی بدگمانی پر محمول کر رہے ہیں، رہا دار العلوم دیوبند کا جماعت تبلیغ کے ساتھ بے لوث خیرخواہی کا تعلق اور اپنی تعلیمی و تدریسی مشاغل کی رعایت کے ساتھ تعاون، تو یہ عالم آشکارا ہے، اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مزید یہ ہے کہ خط کے آخر میں نوٹ کے عنوان سے آپ نے لکھا ہے کہ "احقر کے بیانات پر جو اعتراضات ہیں، اُن کے متعلق احقر کم علمی کے باوجود جو معلومات اور اُن کے علمی مراجع وغیرہ آئندہ ارسال کرنے کی کوشش کی جائے گی، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ اپنی آراء اور افکار و نظریات کو صحیح سمجھتے ہیں اور اُن کے دلائل فراہم کرنا چاہتے ہیں۔

آنجناب کے نام اس مراسلہ کے بعد مراسلت کے سلسلہ کو درازی سے بچانے کی غرض سے یہ خیال ہو رہا ہے کہ اب دار العلوم دیوبند کا متفقہ موقف اہل مدارس، اہل العلم اور امت کے سنجیدہ حضرات کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے، تا کہ جماعت کا یہ مبارک کام غلط نظریات و افکار کی آمیزش سے بچ سکے اور اس کی افادیت اور علمائے حق کے درمیان اس کا اعتماد قائم رہے۔

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ

۳/۵/۳۸ھ